

عمارتِ حیات

اس مفاسی سے خدا کی پناہ

ایک دفعہ صحابہ سے آپ نے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفاسی کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفاسی وہ ہے جس کے پاس روپیہ ہونہ سامان ہو، قرابا میری امت میں مفاسی وہ ہے جو قیامت میں گونہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیاں لے کر آئے گا، لیکن اس نے اس کو گالی دی ہوگی اس پر تہمت لگائی ہوگی، اس کا مال کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا، اس کو مارا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ کچھ ان لوگوں کو دے دیا جائے گا اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور اس کے ذمہ لوگوں کا کچھ باقی رہ گیا تو ان کی برائیاں اس کے نام لکھی جائیں گی پھر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

— ”صحیح مسلم کتاب البر“

فی شمارہ ۱/۲۵

۲۵ ستمبر ۱۹۸۵

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

مٹو کے اصلی نورانی تیل کی خاص پہچان



لیبل پر میٹو فیکچرنگ لائسنس نمبر U18/77 ضرور دیکھیں کیپسول پر (M) مارکہ دیکھیں اگر لیبل پر مذکورہ لائسنس نمبر نہ ہو اور ایل ٹی مارکہ نہ ہو یا دوسرا مارکہ ہو تو ہرگز نہ خریدیں۔



نورانی تیل

درد، زخم، چوٹ، کٹنے، جلنے کی مشہور دوا

انڈین کیمیکل کمپنی، مٹونا تھ بھجن، یو پی

جسمانی فوہلہ (نی مانا) پرے کے تمام اعضا کو فوہلہ اور رات محل کی عمدہ مہرہ لکھتے



شہوت نزل سہ کھانسی، فحاشی، بزل کے لئے

دماغی غم، دل کی کڑواہٹ، دل کی کڑواہٹ، دل کی کڑواہٹ

خون صفا خون کی ترابی، جھڑک، جھڑک، جھڑک

جند شہر اور پینٹ دو انیل

جس تیشہ میں جوڑ کر اپنی بیماری کے حالات لکھ کر طبی مشورہ مفت حاصل کیجئے

پرنسپل ایڈیٹر ایم اے ندوی نے اہمیت آفیشٹ گولا کچھ کھنڈو میں طبع کرا کے دفتر قریب شہر نور ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء کالجہ شائع کیا،

بہشتی مسکن خالصتے گھنے اور میوہ جات سے بہرہ مند

مٹھایان اور غلویات عذوق دل دیندہ سلیمان افلاطون

رستہ کے علاوہ خطی میں بہشتی گھنے

ڈرائی فروٹ برنی

بک ٹیکٹ، قلائد، تلی، برنی، کوکو تلی، برنی

ہر قسم کے تازہ وختہ

بکٹ اور

نان خطایان

ضمیمہ کا سابلے اعتماد مرکز

سلیمان عثمان مٹھائی والے

مینٹارہ سجد کے نیچے بمبئی 320059

بیکری، ۳۳ - محمد علی روڈ بمبئی - ۳

بمبئی میں نفیس اور عمدہ چائے کے ٹوک خوردہ فروش

عباس علام الدین ابنہ کمپنی

Abbas Alauddin & Co.

WHOLESALE AND RETAIL TEA MERCHANTS 44, Hay Building, S. V. Park, 1st Floor, BOMBAY 1. Tel: 488 2220 Phone: 862220 898 156

کپ برائڈ	اسپیشل مکسچر
گولڈن ڈسٹ	اسپیشل ممری
فلاور بی او پی	ہوبل مکسچر
سوپر ڈسٹ	سوداگر مکسچر



حالی بنگلہ، ایس وی پارک روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۱

آزادی نسوان

تسلی کے لیے خیال اچھا ہے

آزادی نسوان ایسا پرکشش اور جاذب نظر موضوع ہے کہ مرد و زن دونوں ہی پر اس کا جاوید برابر چلنا ہے گویا کہ عورت کی آزادی ملک کی ترقی کا پیمانہ زینہ اور اصول نرکا ویسے سر پر ہے چنانچہ عورت کی آزادی کے علمبرداروں کا یہ خیال ہے کہ عورت کو گھر کی چھتوں پر نہیں مقید رکھنا اور اصل نصیحت سے نادمہ ملکی باشندوں کی عملی قوت کو کمپل کر دینا ہے اس لیے جب بھی کسی شہر کی ترقی اور اس کے مسائل کو سنبھالنے کے ذرائع تلاش کئے جاتے ہیں تو سب سے پہلی ذمہ داری عورت کو بھراؤ خاندان کے بچائے میں نہیں ان کی حیثیت اور مردوں کے مساوی حقوق دلانے کا مطالبہ پیش کرتے ہیں اور انہیں اس کی قلبی نظر نہیں ہوتی کہ ملک میں لاکھوں آدمی تھکن دینے کا کام کر رہے ہیں، ان کو روزگار نہیں ملتا، اور تعلیم کے مواقع حاصل ہوتے ہیں ان کو اس کا خیال ہے، کہ ایک ماں بیوی کی حیثیت سے عورت کے اپنے فرائض و ذمہ داریوں سے کنارہ کشی کی وجہ سے بچوں کی تربیت کا کیا نظریہ ہوگا اور اگر اس کے لیے باہم سے کھلانے والیاں، یاد دہی کا انتظام کیا جائے تو بچوں پر ان کی تہذیب اور عقیدے، اور زبان پر کیا سزا اثرات پڑیں گے اور ان کے اخلاق کی ترقی کی شکل میں ہوگی۔

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

آزادی نسوان ایسا پرکشش اور جاذب نظر موضوع ہے کہ مرد و زن دونوں ہی پر اس کا جاوید برابر چلنا ہے گویا کہ عورت کی آزادی ملک کی ترقی کا پیمانہ زینہ اور اصول نرکا ویسے سر پر ہے چنانچہ عورت کی آزادی کے علمبرداروں کا یہ خیال ہے کہ عورت کو گھر کی چھتوں پر نہیں مقید رکھنا اور اصل نصیحت سے نادمہ ملکی باشندوں کی عملی قوت کو کمپل کر دینا ہے اس لیے جب بھی کسی شہر کی ترقی اور اس کے مسائل کو سنبھالنے کے ذرائع تلاش کئے جاتے ہیں تو سب سے پہلی ذمہ داری عورت کو بھراؤ خاندان کے بچائے میں نہیں ان کی حیثیت اور مردوں کے مساوی حقوق دلانے کا مطالبہ پیش کرتے ہیں اور انہیں اس کی قلبی نظر نہیں ہوتی کہ ملک میں لاکھوں آدمی تھکن دینے کا کام کر رہے ہیں، ان کو روزگار نہیں ملتا، اور تعلیم کے مواقع حاصل ہوتے ہیں ان کو اس کا خیال ہے، کہ ایک ماں بیوی کی حیثیت سے عورت کے اپنے فرائض و ذمہ داریوں سے کنارہ کشی کی وجہ سے بچوں کی تربیت کا کیا نظریہ ہوگا اور اگر اس کے لیے باہم سے کھلانے والیاں، یاد دہی کا انتظام کیا جائے تو بچوں پر ان کی تہذیب اور عقیدے، اور زبان پر کیا سزا اثرات پڑیں گے اور ان کے اخلاق کی ترقی کی شکل میں ہوگی۔

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

آزادی نسوان ایسا پرکشش اور جاذب نظر موضوع ہے کہ مرد و زن دونوں ہی پر اس کا جاوید برابر چلنا ہے گویا کہ عورت کی آزادی ملک کی ترقی کا پیمانہ زینہ اور اصول نرکا ویسے سر پر ہے چنانچہ عورت کی آزادی کے علمبرداروں کا یہ خیال ہے کہ عورت کو گھر کی چھتوں پر نہیں مقید رکھنا اور اصل نصیحت سے نادمہ ملکی باشندوں کی عملی قوت کو کمپل کر دینا ہے اس لیے جب بھی کسی شہر کی ترقی اور اس کے مسائل کو سنبھالنے کے ذرائع تلاش کئے جاتے ہیں تو سب سے پہلی ذمہ داری عورت کو بھراؤ خاندان کے بچائے میں نہیں ان کی حیثیت اور مردوں کے مساوی حقوق دلانے کا مطالبہ پیش کرتے ہیں اور انہیں اس کی قلبی نظر نہیں ہوتی کہ ملک میں لاکھوں آدمی تھکن دینے کا کام کر رہے ہیں، ان کو روزگار نہیں ملتا، اور تعلیم کے مواقع حاصل ہوتے ہیں ان کو اس کا خیال ہے، کہ ایک ماں بیوی کی حیثیت سے عورت کے اپنے فرائض و ذمہ داریوں سے کنارہ کشی کی وجہ سے بچوں کی تربیت کا کیا نظریہ ہوگا اور اگر اس کے لیے باہم سے کھلانے والیاں، یاد دہی کا انتظام کیا جائے تو بچوں پر ان کی تہذیب اور عقیدے، اور زبان پر کیا سزا اثرات پڑیں گے اور ان کے اخلاق کی ترقی کی شکل میں ہوگی۔

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

اس قدر رنگین اور موصل شکن ہیں کہ انہیں ہم درباروں کے سوا کوئی طاقت مسل نہیں کر سکتی۔ ترکی عوام آج بھی طاقت و اقتدار کے آئینے میں جھک رہے ہیں اور یہ، یہ کیف عورت کو گھر کی چھتوں پر سے نکل کر عام زندگی میں مردوں کے دوش بردوش لاکر لذت و نعمت بخانا غلطی بگاڑنے کا سوا کچھ باقی نہ آیا، اور ترکی کا نام عریانی و بی حیائی کے لیے دنیا میں مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اس ماحول سے وہی اپنا دامن بچائے کہ جنہوں نے عام زندگی کی ہر سہمی سے الگ تھلگ رہ کر طوفان کی بلا خیز جھونکوں میں بھی اپنے اخلاقی اقدار و آداب کو حزن و جان بنایا اور ذاتی طور پر اپنے کو دین سے وابستہ رکھا۔

آزادی نسوان کے علمبرداروں کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہم آزادی کی بدولت عورت کو ملک کی فلاح و بہبود میں مردوں کے دوش بردوش لائے کہیں اور عورت کی اقتصادی پوزیشن کو مضبوط سے مضبوط تر بنا سکتے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے ملکی ممالک میں یہ ذوقی باشندوں کی ملازمت کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والی ایک کمیٹی نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ بیرونی ملازمین کے بجائے کیوں نہ عورتوں کو مردوں کے شان و شوہر ملنے کا کاموں میں باقائدگی سے کام لیا جائے، کیونکہ یہ ذوقی ملازمتوں سے بے شمار سیاسی اور اجتماعی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ خاص طور سے ان ملکوں میں جہاں آزادی کا تناسب نسبتاً کم ہے۔ لیکن ترکی خود اس دلیل کی ناکامی کی بہترین مثال ہے، مصری جریدہ "الاجتلا" کے مطابق ترکی کی اقتصادی حالت بہت ہی پسماندہ ہے، چنانچہ ترکی کے وزیر اعظم کا خود بیان ہے کہ ترکی کی اقتصادی حالت اس درجہ پسماندہ ہو گئی ہے کہ جمہوریہ ترکی نے اس کی تلافی کے لیے چند اقدامات کئے، اس اقتصادی پسماندگی کو مثال سے ثابت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تین سال سے قبل باشندگان ترکی کو دو سال قحطی اور ایک بیگ اور چار سو ڈالر سے زیادہ ہجرہ لے جانے کی اجازت تھی لیکن قحطی سفر اور دوران سفر میں دولت کے حصول اور اس کے خرچ پر اس قدر مالک یا بندیاں اقتصادی طور پر پسماندہ ممالک میں عام طور سے رائج ہیں، خاص طور سے

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

عورت سے حد سے زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار کرنے والے انہی خرفوں سے ملتا ہے، ان کو ہر بندھنوں اور کھانچوں سے مستحق اپنے رنج و ملال کا اظہار کرنے میں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں ملک کی تہذیب و تمدنی ترقی کی راہ ہیں سنگ گراں اور ناموس عورت کے لیے باعث اہانت ہیں، چنانچہ آزادی نسوان کے علمبردار بعض ماضی، انسانی اور اجتماعی وجوہ کے پیش نظر عورت کی آزادی اور طلاق و نکاح کے قوانین میں اصلاح و ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں، لیکن صورت حال سے یہاں ہونا ہے کہ ان کا مطالبہ اخلاص پر مبنی نہیں ہے اور نہ تو قومی مفاد میں ہے، دراصل ملک کی تعمیر و ترقی سے کہیں بڑھ کر عورتوں کو

نذرانہ اعلیٰ
مولانا ابوالعزیز خان ندوی
جلسہ روزانہ

شمس الحق ندوی
محمود الأزهري ندوی

خط و کتابت کا پتہ:
نیو تعمیر حیات
پوسٹ بکس نمبر ۹۳
ندوة العلماء، کھنؤ، انڈیا۔

نزد قاری
سالانہ : پچیس روپے
ششماہی : پندرہ روپے
فیمین : ایک روپیہ

بیرون ملک
بجری ڈاک، جملہ ڈاک : ۱۰ ڈالر
نصافی ڈاک

ایشیائی ممالک : ۱۲ ڈالر
افریقی ممالک : ۱۵ ڈالر
یورپ و امریکہ : ۱۸ ڈالر

نوٹ
چیک، ڈرافٹ ناظم ندوة العلماء
کھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر
تعمیر حیات کے پتے پر روانہ فرمائیں۔

اس دائرہ میں اگر کوئی نشان ہے تو اس کا
مطلب کلاس شمارہ پر پانچ روپے تک جو چیک
ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہی روپے
کا یہ خادم، ندوة العلماء، کراچی، پاکستان،
تعمیر حیات میں روز بروز اضافہ ہو رہا
ہے، اس خرچ سے مسرت سے آزادی نسوان
سے ترقی ترقی حاصل کی اس کا ذکر سن
"ثقافت" کے صفحہ ۱۱ پر مسرت کر رہے ہیں۔
ان دو شماروں سے اندازہ لگایا جاسکتا
ہے کہ آزادی نسوان کی تحریک کے پیچھے کیا
عوام کا رونا رہا ہے، یہ دو ملک ایسے ہیں جہاں
عورتوں کو آزادی حاصل کرنے کے لیے

نصیبوں

تعمیر حیات

بندر روزہ
شعبہ تعمیر ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء کھنؤ

جلد نمبر ۲۲
۲۵ ستمبر ۱۹۸۵ء
مطابق ۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ
شمارہ نمبر ۲۳

ہجری سال اور مسائل

ہجری سال نو کا آغاز مسلمانوں کے لیے دینی و تاریخی طور پر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اس کے بارہوں مہینے محرم سے ذی الحجہ تک اپنی گونا گوں خصوصیات کے مالک ہیں محرم، ربیع الاول، ربیع الثانی اور ذی الحجہ اپنے اندر بہت سے تاریخی حقائق و واقعات رکھتے ہیں۔ بہت سے ارکان اسلام و فضائل اعمال ان مہینوں سے متعلق ہیں۔ محرم الحرام کے ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کے روزہ حضرت موسیٰ کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات پانے میں رکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو یہود مدینہ کو ۱۰ محرم الحرام کو روزہ رکھنے ہوتے دیکھا۔ آپ نے دو دن کے روزہ رکھنے کے لیے فرمایا تاکہ یہود کی متابعت بھی نہ ہو اور عمل تو اب کا ترک بھی نہ ہو۔ ربیع الاول میں انسانیت کی صبح سعادت ہوئی اور ظلم و قہر قدسی ہوا۔ مسلمانوں نے ایمان و عقیدہ کی خاطر اپنے وطن کو ترک کیا، اور نئی زندگی میں جو مایوس و فکراور اشتیاق کی تعمیر و تربیت پر صرف ہوئی تھی اسے معاشرہ کی تشکیل و تعمیر پر ڈالا گیا اور حکومت اسلامیہ کی بنیاد پڑی نیز پہلی بار مسلمان ایک طاقت کی حیثیت سے سامنے آئے۔ اور یہود مدینہ سے معاہدہ کیا تاکہ ان کے شر سے اپنے کو محفوظ کر لیں اور کفار کو یہ باور کرائیں کہ ہمارے بھی طیف ہیں

۲۴ ربیع المرجب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے سپید اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ سے عالم بالا گئے اور خلائے قدوس سے شرف ہم کلامی حاصل ہوا۔ ماہ شعبان المعظم شب برات، حجاب، کتاب، تجدید حیات اور ایصال ثواب کا مہینہ ہے۔ رمضان المبارک نزول وحی، قرآن مجید کا نزول اور اسلام کے تیسرے دن، روزہ کا ہے اس مہینہ میں حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ جنگ بدر پیش آیا۔ ذی الحجہ میں عید الاضحیٰ، حج اور قربانی جیسے شعائر اسلام انجام دیے جاتے ہیں۔

مسائل نو مسلمانوں کے فرائض کی تجدید کرتا ہے اور یاد دلاتا ہے کہ سال گذشتہ کس طرح ان ارکان اسلام اور فضائل اعمال کو ادا کیا۔ آنے والے سال کے لیے اپنے نظام کو اس طرح ترتیب دیکر گذشتہ کمزوریوں اور کوتاہیوں کا ازالہ ہو جائے اور اپنی زندگی کو شریعت اسلامی کے مطابق ڈھالیں، ماضی کے حالات مستقبل کے اندیشوں اور امیدوں کو سامنے رکھ کر اپنا لائحہ عمل تیار کریں، اور اپنے حالات و مسائل کا جائزہ لے کر درپیش خطرات کا مقابلہ کریں۔

ختم ہونے والا سال ایسی گونا گوں تبدیلیوں اور بدلتے ہوئے حالات میں مسائل و مشکلات کا اہل ثابت ہوا حال (اسلام) کے مسائل میں اضافہ ہوا ہے، جہاد افغانستان کے ختم ہونے کے امکانات نہیں دکھائی دے رہے ہیں۔ ایران عراق جنگ اپنے شباب پر ہے، لبنان کی غمناک جنگ کی آڑ میں فلسطین کے مسئلہ پر پردہ ڈالا جا رہا ہے، اسی طرح ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل میں بھی اضافہ ہوا ہے زخم ہونے والا شادات کا سلسلہ روز بروز معمول ہے سو (معتز گھٹ) اور گرات کے شادات جس تسلسل کے ساتھ ہوتے رہے اور پولیس و فوج کی موجودگی میں انسانی جانوں اور مالک کو جس غمناک نشان بنایا گیا وہ مسلمانوں کے لیے خوفناک ہے اس طرح مسلمانوں کے سامنے دین و شریعت کا تحفظ، عبادت کا ہونے کا تقاضا جیسے مسائل باطل سے انہماک سے سامنے آئے ہیں۔

آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قرآن کے تقدس کو عدالت میں چیلنج کیا گیا اور جس طرح اس مقدمہ کو دائر کیا گیا اور سماعت کے لیے منظور کیا گیا وہ مسلمانوں کے دین و شریعت اور حقوق کے متعلق اکثریت کے قول و فعل اور فکر کا عکس ہے، ایک مضبوط الہاس کے ذہن میں ایسا فکر آیا تو عدالت نے اس کو پیلے ہی مراد میں مارجا کیوں نہ کر دیا۔ یہ مقدمہ اس وقت خارج ہوا جب استقامیہ کے نام نوٹس جاری کیا گیا تب اسے یہ احساس ہوا کہ اس سے صرف ایک ہی طبقہ

آزاد ہندوستان کے لیے منظور کیا گیا وہ مسلمانوں کے دین و شریعت اور حقوق کے متعلق اکثریت کے قول و فعل اور فکر کا عکس ہے، ایک مضبوط الہاس کے ذہن میں ایسا فکر آیا تو عدالت نے اس کو پیلے ہی مراد میں مارجا کیوں نہ کر دیا۔ یہ مقدمہ اس وقت خارج ہوا جب استقامیہ کے نام نوٹس جاری کیا گیا تب اسے یہ احساس ہوا کہ اس سے صرف ایک ہی طبقہ

آزاد ہندوستان کے لیے منظور کیا گیا وہ مسلمانوں کے دین و شریعت اور حقوق کے متعلق اکثریت کے قول و فعل اور فکر کا عکس ہے، ایک مضبوط الہاس کے ذہن میں ایسا فکر آیا تو عدالت نے اس کو پیلے ہی مراد میں مارجا کیوں نہ کر دیا۔ یہ مقدمہ اس وقت خارج ہوا جب استقامیہ کے نام نوٹس جاری کیا گیا تب اسے یہ احساس ہوا کہ اس سے صرف ایک ہی طبقہ

تعمیر حیات کے صحیح و شامخ ہونے کے لئے... نظریات، مغربی تہذیب کی سیرت کا کامی اور اس کے نردبان کے کھلے ہونے...

پہاں پر پھر میں بوزا پرانے چراغ کا ایک ہر گراف نقل کروں گا جس میں سید صاحب کی جامعیت اور ملک کے زبان و ادب میں ان کے اس استادانہ...

نہیں رہے۔ سید صاحب نے اپنی ترقی اور دوکے جلسوں کی صدارت کی، ہندوستانی اکیڈمی میں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

شمار کیے جانے کے قابل ہیں۔ ان کی کتاب "قیام" اور اس کے بعد "عرب و مسلمان" اور "عقائد و عقول" کی جہاز رانی، علمی تحقیق، وسعت مطالعہ، دقیق نظر، قوت فکر، انسانی مطالعہ اور علمی تلاش میں صبر و تحمل کا اعلیٰ نمونہ ہیں...

عمر خیام پر آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس پر اب کوئی مشرقی یا مغربی عالم ایسا ذکر کرے گا۔ ان کی تاریخی تصنیفات بڑے بڑے مصنف و محقق کی ساری عمر کی کامی اور سرمایہ انحصار میں سکتی ہیں۔ ان کے اس اختیار و تفریح کے اظہار کے لئے علامہ اقبال کے الفاظ سے بیتر الفاظ نہیں لائے جاسکتے...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

تعمیر حیات کھنڈ کا ایک مسلم پرانے چراغ کا ایک ہر گراف نقل کروں گا جس میں سید صاحب کی جامعیت اور ملک کے زبان و ادب میں ان کے اس استادانہ...

نہیں رہے۔ سید صاحب نے اپنی ترقی اور دوکے جلسوں کی صدارت کی، ہندوستانی اکیڈمی میں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اب ہم سید صاحب کے ایک اور امتیاز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کی ہڈی کی قلب، طلب صادق اور عبادت عالی کے ثبوت کے لئے پرانے چراغ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں...

اپنی کتاب Apolo for Mohmd's Quran

اپنی کتاب Apolo for Mohmd's Quran

ان کے لئے کہ مرزا بشیر احمد نے مزاجی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ میں مسیح علیہ السلام کی خدا کی مگر جوں ہاں بیشک وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا مگر مجھے خدا نے اس سے برتر مرتبہ عطا کیا ہے۔ (تبیخ ہدایت ۱۶۶) نیز اپنی کتاب داغ البلاء میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جس کو اللہ سے بڑھ کر ہے۔ (داغ البلاء ص ۱۱۱) جس کی جرات کا یہ عالم ہو کہ اللہ کے نبیوں پر اپنی فضیلت بتلا تا ہوا ہو سکی لگاہ میں صغیر کرام اور اولیاء میں اہلار کی ایک حیثیت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے کہا اے قوم شیوا! اس پر اصرار مت کرو کہ تم میں تمہارا نبی ہے، کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس میں سے بڑھ کر ہے۔ (داغ البلاء ص ۱۱۱) حضرت مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پیلہ سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اس نے اس دسترس کا نام غلام احمد لکھا تاکہ اس کا اشارہ ہو کہ مسیح کا مسیح کیسا تھا اسے جو احوال کے ادنیٰ غلام بھی مقابلاً نہیں کر سکتا جس دن کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کا نام سے بھی کہتے ہیں۔ (داغ البلاء ص ۱۱۱) مرزا صاحب کا درج ذیل قول بہت ہی مشہور ہے اور خود مرزا صاحب کو اپنا یہ مشہوریت ہی پسند تھا اس لیے انہوں نے بار بار اپنی تصنیفات میں اس کو نقل کیا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے داغ البلاء کے حصہ پر اس کو درج کرنے کے بعد مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جوڑا ہوا داغ البلاء ص ۱۱۱ مرزا صاحب کا دوسرا شعر ہے۔ مریم یعنی منیٰ نے دی تمہیں منیٰ کو شفا میری مریم سے شفا پانچا ہر ملک دیار (دوئین ص ۱۱۱) ایک جگہ لکھتے ہیں۔ میں جس قدر خلق سے حضرت مسیح علیہ السلام کو پسند کیا وہ ایسا ہی ایک انسان یا اس سے

بہتر نہیں کہ سکتا (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱) پھر آئندہ صوفیوں کو لکھتے ہیں۔ مگر مسیح بن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ دہ دہ سے برتر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱)

فطری طاقت کا مقابلاً

اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱)

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ نہیں اس امت کا یوسف یعنی میری عاجز امرا یعنی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ جلاوت و دعا کر کے بھی قید سے بچا گیا کیونکہ یوسف بن یعقوب قیدیوں والا تھا۔ (دراہن احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۱) تو مرزا صاحب نے بزم خود اللہ کے نبیوں سے بہت ہی برتر دعویٰ لکھتے مرزا صاحب نے اپنی برتری کے دعوؤں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناپاک اور فضیلت بہتان لگانا بھی ضروری سمجھا۔ قرآن مجید کی بیان کی ہوئی اس حقیقت پر تمام اہل اسلام بغیر کسی شک و شبہ کے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مریم عیضہ کو انورہ تعین اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اپنے امرا مقرر کیے۔ کسی مرد کی دس طاقت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا تھا، مگر یہود اور مرزا غلام احمد کا بہتان حضرت مریم پر یہ ہے کہ یوسف نام کے ایک بڑھئی کے ساتھ حضرت مریم کے تعلق کے نتیجے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ خود اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کا تعلق اور طون و جنیت پر ہزاروں تہمتیں پہنچتے ہوئے اور دل پر جبر کر کے مرزا غلام احمد کی درج ذیل جبارت پر مجبور کیا۔ کیونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک بنیادی حبس گیری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔

دراہن احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۱) کتا بڑا بہتان لگا یا ہے مرزا نے حضرت مریم پر کہ وہ یا تو اللہ یا اللہ ان کا یوسف نام کے کسی مرد سے تعلق تھا جس کے نتیجے میں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے اور کتا بڑا حمل کیا ہے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اس کے باوجود شہادتیں لکھی گئی ہیں کہ انہیں اسلام سے پہلے پیدا

۱۲ فروری سال میں ہمارا اختلاف ہے ناظرین بتائیں کہ جو بیانات مرزا صاحب کے نقل ہو چکے ہیں وہ فروری سال میں سے نقل رکھتے ہیں یا وہی کے ذاتی ہی ام اور بیباکی عقائد سے ان کا تعلق ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ فریبہ جھوٹ پر کس طرح کمر بستہ ہے اور دھوکہ دینے میں کتنا ماہر داغ ہوا ہے ذیل کی عبارت میں مرزا صاحب کی

بدلتی ہے اور بدزبان بنی ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں انہوں نے کی ملاحظہ کیجئے، سو عقائد کے لئے جو مصعب بن زہوس قدر کافی ہے کہ اگر مسیح زندہ ہی اٹھا یا گیا تو پھر مردوں میں کیوں جاگھسا؟ (دراہن احمدیہ جلد اول ص ۱۱۱) تو یہ لب دہو جو مرزا صاحب کا اللہ کے نبیوں کی مقدس سنتوں کے لئے مرزا صاحب نے مسلمانوں پر ایمانیت کا سکہ بٹھانے اور ان پر اپنا رعب جمانے کے لئے لکھا، اسے عزیز و اہم نے وہ وقت پایا ہے جسکی رت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دھوکہ دیا جسکے دیکھنے کے لئے بہت سے سیروں نے بھی توبہ کی تھی، (ابوین ص ۱۱۱)

تو مرزا صاحب نے خود نوید کچھ لکھے، مرزا صاحب کے مناقب الکی وحی میں مرزا صاحب جتنے کام خود کوئی اور قبول ثابت کرنے کے لئے لکھے، ان میں سب سے سہل اور سب سے دلچسپ کام اپنے آپ پر وہی نازل کرنے کا کام تھا، مرزا صاحب نے کیا یہ کہ قرآن مجید کی وہ تمام آیات جو انبیاء علیہم السلام اور خاص طور سے سرد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان سب کو تو انہیں قرآنی الفاظ میں یا کہیں کسی ایک آدھ فقرہ یا ایک دو لفظ کی تبدیلی کے ساتھ اپنے حق میں لکھ ڈالا۔ محض نمونہ کے طور پر چند فقرے مرزا صاحب کی وحی کے نقل کئے جاتے ہیں۔

یہ دونوں تو مرزا صاحب کے مجموعہ اشارہ "درمیں" کے صفحہ ۳۳ سے نقل کئے گئے ہیں۔ "درمیں" کے صفحہ ۳۳ پر ایک نظم مرزا صاحب کی بیوی کی درج ہے جس کا عنوان ہے، "بہ زبان حضرت نام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا" تو مرزا صاحب کی بیوی ام المؤمنین کے دہر پر بھی پونچھ گئی تھیں!!

میں سب کچھ ہوں۔ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ بھی تھا کہ میں تمام نبیوں کی روح اور ان کا خلاصہ ہوں۔ میری ہمتی میں تمام انبیاء و سائے ہوئے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ میں نے ان کے دفتر میں صرف عیسیٰ بن مریم

کے نام سے موعود نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں۔۔۔۔۔ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔۔۔۔۔ سو پھر وہ کہہ کر ایک نبی کی شان لکھ میں پائی جائے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱)

شاہش مرزا صاحب شاہش رخ این کار از تو آید مردان نہیں کنند۔ دوسری طرف لکھتے تو مرزا صاحب کرشن بھی لکھتے ہیں۔ مجھے اور نام بھی دینے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے، چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نامی ایک نبی گزرا ہے جس کو رڈر گوپال بھی کہتے ہیں یعنی فنکار نے والا، اور پروردگار نے والا، اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے، پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱)

تو مرزا صاحب بقول خود نوید کچھ لکھے، مرزا صاحب کے مناقب الکی وحی میں مرزا صاحب جتنے کام خود کوئی اور قبول ثابت کرنے کے لئے لکھے، ان میں سب سے سہل اور سب سے دلچسپ کام اپنے آپ پر وہی نازل کرنے کا کام تھا، مرزا صاحب نے کیا یہ کہ قرآن مجید کی وہ تمام آیات جو انبیاء علیہم السلام اور خاص طور سے سرد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان سب کو تو انہیں قرآنی الفاظ میں یا کہیں کسی ایک آدھ فقرہ یا ایک دو لفظ کی تبدیلی کے ساتھ اپنے حق میں لکھ ڈالا۔ محض نمونہ کے طور پر چند فقرے مرزا صاحب کی وحی کے نقل کئے جاتے ہیں۔

یہ دونوں تو مرزا صاحب کے مجموعہ اشارہ "درمیں" کے صفحہ ۳۳ سے نقل کئے گئے ہیں۔ "درمیں" کے صفحہ ۳۳ پر ایک نظم مرزا صاحب کی بیوی کی درج ہے جس کا عنوان ہے، "بہ زبان حضرت نام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا" تو مرزا صاحب کی بیوی ام المؤمنین کے دہر پر بھی پونچھ گئی تھیں!!

میں سب کچھ ہوں۔ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ بھی تھا کہ میں تمام نبیوں کی روح اور ان کا خلاصہ ہوں۔ میری ہمتی میں تمام انبیاء و سائے ہوئے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ میں نے ان کے دفتر میں صرف عیسیٰ بن مریم

عالم اسلام

محمد والا زہار ندوی

پاک افغان مذاکرات کا اگلا دور فیصلہ کن ثابت ہوگا

پاکستان کے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خاں جو افغان مسئلہ پر جینوا مذاکرات پر اپنے ملکی نمائندگی کر رہے ہیں کہا ہے کہ گفتگو کا آئندہ دو فیصلوں ہوگا اور ممکن ہے کہ اس دور میں افغانوں سے روسی فوجوں کی واپسی کے سلسلے میں وقت کا تعین بھی ہو جائے۔ انہوں نے یہ باتیں جینوا مذاکرات کے پانچویں دور میں شرکت کے بعد وطن واپس آنے پر کہی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں امید ظاہر کی کہ آئندہ نومبر میں امریکی صدر مشر ریڈنگین اور روسی لیڈر مشر میکائل گورباچوف کے درمیان ہونے والی گفتگو عالمی امن کے لیے اہم ہے اور اس میں قابل ذکر پیش رفت ہو سکتی ہے اور اس دوران افغان مسئلہ پر غور کیا جائے، انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں کہ افغانستان کے مسئلہ کا حل جلد از جلد نکل آئے اور وہاں سے روسی افواج واپس چلی جائیں اور یہ معاملہ میں ممکن ہے جب دونوں فریقوں کے دل سے اس کے خواہشمند ہوں انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر اس معاملہ میں ہمیں بڑی طاقتوں کا تعاون ملے گا تو جلد ہی یہ مسئلہ حل کر لیا جائے گا۔ (سیکس سنڈل پر اقول مقدمہ کے سیکریٹری جنرل کے ذاتی نمائندہ۔ ڈی جی کارڈوین نے جینوا مذاکرات کے اختتام پر کہا کہ اگلا دور ۱۱-۱۲ نومبر میں ہوگا۔ ایجنسی کی خبروں کے مطابق انہوں نے تیلیا کہ بالواسطہ گفتگو کے موجودہ دور میں افغانستان کی فیصلہ کارانہ حیثیت کی بحالی کے لیے بین الاقوامی ضمانتوں کی دستاویز پر اتفاق رائے ہو گیا ہے اس سمجھوتہ کے لیے امریکہ اور روس کو متاثر مقرر

کرنے کی تجویز ہے۔ بات چیت کے موجودہ دور میں ان کے ابتدائی ردعمل پر خاص طور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مشر کارڈوین نے تیلیا کہ عدم ملاقات کے مصلحت اور افغان پناہ گزینوں کی عزت و وقار سے وطن واپسی کے پیچیدہ سوال کے بارے میں دستاویز تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ یہی تینوں دستاویز کے باہمی تعلقات کے بارے میں دستاویز کے مسودے کی تیاری ایک انتہائی مشکل امر ہے۔ کارڈوین نے کہا کہ بات چیت اب نازک مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ مسٹر کارڈوین نے کہا کہ جب مسئلہ افغانستان کے حل کے لیے تجویز منسوبے کے باقی نکات پر بھی اتفاق ہو گیا تو دونوں بڑی طاقتوں کو اس سمجھوتے کا منمن بننے کی دعوت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ابہم افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کے سوال پر غور کر رہے ہیں جو سب اہم مسئلہ ہے۔ سوویت فوجوں کی واپسی کا پروگرام ترتیب دینے پر اختلاف پائے جاتے ہیں اور یہ معاملہ سمجھوتہ کے راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے پاکستان کا اس بات پر اصرار ہے کہ روسی فوجوں کی واپسی اور عدم ملاقات کے بارے میں بیک وقت سمجھوتہ ہونا چاہیے۔ جبکہ کارل انتظامیہ چاہتی ہے کہ عدم ملاقات کے بارے میں سمجھوتہ پہلے ہی ہونا چاہیے، مشر کارڈوین نے کہا کہ اس وقت تک ہونے والی بات چیت میں پیش رفت کی رفتار سے مطمئن ہوں۔ مشر کارڈوین نے مزید تیلیا کہ دونوں فریق کسی تصفیے پر پہنچنے کے لیے پرعزم تھیں اور سمجھوتہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بات چیت کا اگلا دور بھی بالواسطہ فارمولے کی بنیاد پر اگرچہ کابل کا وفد براہ راست بات چیت پر سر رہے۔

تلگوویشم مسلم پرسنل لائیں

تبدیلی کی حاجی نہیں

آندھرا کی علاقائی پارٹی تلگوویشم پارٹی مسلم پرسنل لائیں تبدیلی کی پالیسی پر کاربند نہیں ہے۔ یہ بات مشر انگریج نے ایک صحافتی بیان میں بتائی ہے۔ مشر بیگ نے تیلیا کہ انہوں نے اس مسئلہ پر وزیر اعلیٰ مشر این ٹی رما لڈ اور قائد پولیشن تلگوویشم پارٹی لیجیو سجا مسٹر بی اویندا سے ملاقات کی اور ان کا تین کی توجہ مطلقے کا نان واقف کی جانب مبذول کرائی، اور کہا کہ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کی روشنی میں سارے ملک کے مسلمان ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۵ میں متفقہ طور پر مرکزی سرکار سے ترمیم کی جانی چاہی ہے۔ اس پر وزیر اعلیٰ مشر این ٹی رما لڈ اور مشر اویندا نے بیگ کو تیلیا کہ تلگوویشم پارٹی مسلم پرسنل لائیں ملاقات کی حامی نہیں ہے۔

پاکستان میں اعلیٰ قسم کے یورٹیم کے ذخائر کی دریافت

پاکستان میں اعلیٰ قسم کے یورٹیم کے ذخائر کی دریافت

پاکستان کی اعلیٰ قسم کی واٹر مینٹل میں یورٹیم کا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن نے یورٹیم کے اس ذخیرہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ میانوالی کے گورنری میں آزمائش کھدائی کے دوران جس اعلیٰ قسم کے یورٹیم کی تصدیق ہوئی ہے وہ پانی کے موجودہ سطح سے نیچے کی یرت میں موجود ہے ایک مقام پر یورٹیم کی بھر پور نمائندگی اور اپنے باقی ذخیرے کی حفاظت کے لیے قرائی سے گریز کریں۔ مولانا صاحب نے ایسے مسلمانوں کے سماجی بائیکاٹ پر زور دیا جو خصوصی مفادات کے آل کار بن کر شریعت میں تبدیلی کے حامی ہیں۔

افغان سرحد ماتم علاقوں میں ۲۵ ہوائی اڈے

روس نے افغان سرحد سے ملحقہ روس کے زیر نگیں علاقے تاجکستان اور ازبکستان میں ۲۵ ہوائی اڈے قائم کیے ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق ان میں سے پانچ ہوائی اڈوں کو لیبیا کے وزیر خارجہ معنی جبریل اللہ (لٹویا) ایران کے وزیر خارجہ اکبر ولادقا اور شام کے وزیر خارجہ فاروق الشیخ نے اسرائیلی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایٹم بم حاصل کرنے کے امکان کا جائزہ (بقیہ صفحہ ۱۴)

